احکام قضاء اور فِدیہ

فوت شدہ عبادات کی تلافی کے مسائل

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

خلیفۂ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ حیدرآباد

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)

ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 6/75-2-23 مغلپورہ حیدرآباد

موبائل نمبر 2570 351 960 - 8386 46 7386

www.islamic786.org

ashrafimessage@gmail.com

اشرفی مکتوب نمبر 16

₹ 2/-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر بالغ مسلمان پر لازم ہے کہ اُس پر جتنی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ، قربانی، صدقۂ فطر، سجدۂ تلاوت اور لوگوں کے قرض وغیرہ ادا کرنا باقی ہے اُن سب کو اپنی زندگی میں ادا کرے تا کہ آخرت میں اللہ کی گرفت سے نجات مل سکے۔ اور اگر یہ قضاء ہو چکے تو ان کی ادائیگی کی کوشش کرے باوجود اس کوشش کے جو قضاء باقی رہ گئی ہیں اُن کے لئے مرنے سے پہلے اپنے ورثہ کو وصیت کرے۔

عبادات کی قسمیں

(1) عبادات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عبادات جن کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے زندگی میں جب بھی ادا کرے وہ ادا ہی شمار ہوگی، جیسے زکوٰۃ، فطرہ، حج، سجدۂ تلاوت، لوگوں کے قرض وغیرہ۔ اگر کسی نے دس سال سے زکوٰۃ ادا نہ کیا اور اب دس سال کی اِکھٹا ادا کیا تو یہ ادا ہی ہے قضاء نہیں۔ اسی طرح حج فرض ہوئے کسی پر دس سال گذر گئے لیکن اس نے اس سال حج ادا کیا تو ادا ہی ہوا کیونکہ عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے اور اس نے اس کو ادا کرلیا، ایسا ہی لوگوں کے قرض کا معاملہ ہے۔

(2) دوسری قسم کی عبادات وہ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کیا ہے اس کو وقتِ مقررہ کے اَندر ادا کرنا ہوگا، جب وقت گذر جائے گا تو ادا نہیں قضاء شمار ہوگی۔ جیسے نماز، سجدۂ تلاوت، روزہ اور قربانی اگر ان کو وقتِ مقررہ میں ادا نہیں کیا تو ان کی قضاء لازم ہے، ان میں بھی جو عبادات واجب ہیں ان کی قضاء کی تکمیل واجب اور جو فرض ہے ان کی قضاء کی تکمیل فرض ہے۔

بدنی عبادات کے احکام

بدنی عبادت سے مراد جن کی اداء یا قضاء کی تکمیل خود بندۂ مومن کو کرنی پڑتی ہے جب تک وہ زندہ ہے اُس کی جانب سے کوئی دوسرا تکمیل نہیں کرسکتا، جیسے نماز روزہ اور سجدۂ تلاوت، ان عبادات کو زندگی میں ادا نہ کیا اور اب تکمیل قضاء کی بھی اس میں طاقت نہ رہی تو اِن قضاء عبادات کے بارے میں وصیت

کرنا لازم ہے کہ میرے مرنے کے بعد میری نمازیں، میرے روزے اور سجدۂ تلاوت کا فدیہ ادا کرنے کے بعد میرے مال کا ترکہ تقسیم ہو۔ اگر مرنے والے نے فدیہ کی وصیت نہ کی تو اُس کا ادا کرنا وارثوں پر واجب نہیں ہے اگر ترکہ کی تقسیم کے بعد کوئی بالغ وارث اپنے حصہ سے خود ادا کرے تو فدیہ ادا ہوسکتا ہے۔

مالی عبادات کے احکام

مالی عبادات میں زکوٰۃ، صدقہ فطر، قربانی وغیرہ جو کچھ زندگی میں فوت ہوگئی تو مرنے کے بعد اُس کی جانب سے کوئی دوسرا شخص ادا کیا تو ادا ہوجاے گی۔ البتہ حج بدنی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے اور بندۂ مومن پر شرائطِ استطاعت کے مطابق زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے اس عبادت کو جب تک بدن میں طاقت اور سفر حج کے جانے آنے کی سہولت ہے بغیر کسی شرعی عذر کے کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا البتہ عذر شرعی کے سبب اس کی زندگی میں کسی دوسرے شخص سے حج بدل وہ خود کرا سکتا ہے۔ مرنے سے پہلے اگر اللہ تعالیٰ نے صحت عطا کردی یا اب عذر نہ رہا تو خود اُس کو ادا کرنا ہوگا اور جو حج کسی دوسرے سے کروایا تھا وہ اِس کے حق میں نفل شمار ہوگا۔ اگر صحت اور عذر ختم ہونے کے باوجود خود ادا نہ کیا یا کسی سبب معذور تھا نہ جاسکا تو وارثوں کو وصیت کرنا واجب، وصیت کیا تو اُس کے مال متروکہ سے اُس کے مرنے کے بعد حج بدل کرایا جائے پھر ترکہ تقسیم ہو۔

نماز مسائل قضا اور فدیہ

فرائض میں اہم فرض نماز ہے، حتیٰ کہ نماز بیماری کی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتی۔ قرآن مجید میں اِرشاد باریٔ تعالیٰ ہے کہ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ترجمہ: اور جنہیں اس (روزے رکھنے) کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔ (سورۂ بقرہ 184) اسی طرح کتب احادیث وفقہ میں ہے کہ "ہر نماز کا فدیہ ایک دن کے روزے کی طرح ہے" (شرح وقایہ)

مسئلہ: بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے، اس پر فرض ہے کہ قضا پڑھے

اور سچے دل سے توبہ کرے توبہ یا حج مقبول کے سبب صرف تاخیر کا گناہ معاف ہوگا قضا کی تکمیل تو ہر حال میں لازم ہے۔ (قانون شریعت)

قضاء نماز کے ادا کرنے کا آسان طریقہ

جس کے ذمہ بہت سی نمازیں قضاء ہوں اُس کیلئے ان نمازوں کی قضاء ادا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ خالی رکعتیں (یعنی چار رکعت والی فرض کی آخری دو رکعتوں اور مغرب کی آخری رکعت کے قیام) میں بجائے سورۂ فاتحہ کے تین مرتبہ 'سبحان اللہ' کہے ایک بار بھی کہا تو فرض ادا ہوجائے گا۔ رکوع وسجود میں صرف ایک ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلىٰ پڑھ لینا کافی ہے اور تشہد کے بعد دونوں درود شریف پڑھنے کے بجائے صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور نماز وتر کی قضاء میں دُعائے قنوت کے بجائے "ربی اغفرلی" کہنا کافی ہے۔

زندگی میں جو نمازیں قضاء رہ گئی مرتے وقت اگر وصیت کی تو ان نمازوں کا فدیہ وصیت کرنے والے کے مال متروکہ سے ادا کیا جائے گا۔ ایک وقت کی نماز کا فدیہ ایک صدقہ فطر یعنی 2 کلو 45 گرام گیہوں یا اس کی قیمت، ایک دن میں فرائض اور وتر ملا کر چھ نمازوں کے حساب سے چھ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر مرنے سے پہلے کسی نے وصیت کی تھی کہ اس کی اتنی نمازوں کا فدیہ واجب الادا ہے تو پہلے ترکہ کے تہائی مال سے فدیہ ادا کیا جائے پھر ترکہ تقسیم کیا جائے۔ مرنے والے کی وصیت معلوم ہونے کے باوجود میت کے مال سے فدیہ ادا نہ کرنا میت کے مال میں ڈاکہ ڈالنے کے مماثل ہے۔

سجدۂ تلاوت اور مسائل قضاء

قرآن مجید کی تلاوت یا سماعت کے دَوران سجدۂ تلاوت کو اگر غفلت سے وقت مقررہ پر ادا نہ کیا تھا تو اُن کی قضاء بھی واجب ہے ان کی ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے، جب بھی ادا کیا جائے ادا ہی شمار ہوگا۔ غیر مکروہ وقت میں سجدۂ تلاوت کی نیت سے سجدۂ ادا کرسکتے ہیں۔

قضاء روزوں کی ادائیگی

بعض عورتیں بڑے اہتمام سے شوال کے روزے تو رکھتی ہیں لیکن ایام مخصوص یا کسی اور وجہ سے رمضان میں جو روزے ترک ہوگئے ان کا اہتمام نہیں کرتیں جبکہ فرض ادا کئے بغیر نفل اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ الحاصل خواتین وحضرات جن کے بھی روزے ترک ہوئے ہیں سال تمام میں بکثرت نفل روزوں کے بجائے یہ لوگ وقفہ وقفہ سے اپنے روزوں کی قضاء پوری کرتے رہیں باوجود اس کوشش کہ جب مرض یا بوڑھاپا کے باعث روزے رکھنے سے معذور ہوں تو زندگی میں جو فرض روزے چھوٹ گئے ہیں اُن کا فدیہ اپنے مال سے خود ادا کریں فدیہ ادا کرنے کے باوجود اگر مزید قضاء روزے باقی رہ گئے تو ان کے لئے مرنے سے قبل اپنے مال سے ان کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کرے۔ ایک روزے کا فدیہ ایک صدقہ فطر کی مقدار گیہوں یا اس کی قیمت محتاج کو ادا کرنا ہے۔

فوت شدہ والدین کا حج بدل

جن لوگوں کے والدین پر ان کی زندگی میں حج فرض ہوگیا تھا اور انہوں نے کسی وجہ سے اس فرض کو ادا نہ کیا اور فوت ہوگئے تو اولاد کو چاہئے کہ پہلے خود اپنا فرض حج ادا کرنے کے بعد مرحوم والدین کی جانب سے حج بدل کریں یا کروائیں خواہ انہوں نے وصیت نہ بھی کی ہو تا کہ کسی طرح وہ عذاب آخرت سے نجات پاسکیں۔ ان کا یہ خدائی قرض ادا کرنا اولاد کی سعادت مندی ہے کیونکہ آج ہم جس عیش وعشرت سے زندگی بسر کر رہے ہیں، بیش قیمت مکانات اور جائیداد کے مالک ہیں اپنے والدین کی بدولت ہی ہے۔ کیا کوئی اولاد یہ بات برداشت کرسکتی ہے کہ وہ دنیا میں سکون وراحت، دولت وعزت سے زندگی بسر کریں اور اس کے والدین جن پر حج فرض ہونے کے باوجود کسی سبب سے وہ اس فریضہ کو ادا کئے بغیر فوت ہونے کے باعث وہاں عذاب میں گرفتار رہیں؟ حج بدل کے لئے 21 شرطیں ہیں جو علماء سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

قربانی اور صدقہ فطر

اگر کسی نے گذشتہ کئی سال سے قربانی واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کی تو اس سال ایام قربانی میں اس کی قضا پوری کرسکتا ہے، اور دوسرے وقت میں ایک بکرا یا بڑے جانور میں حصہ لے کر اس کا گوشت صدقہ کرسکتا ہے لیکن اس قربانی سے وہ خود نہ کھائے۔ صدقہ فطر: اگر عید الفطر سے قبل یا یوم العید صدقہ فطر ادا نہ کیا تھا تو معاف نہ ہوگا کیونکہ یہ واجب عبادت ہے۔ زندگی تمام میں جب بھی ادا کرے ادا شمار ہوگا۔ (عالمگیری)

کفارے کے چند ضروری مسائل

.. جان بوجھ کر اگر کسی نے ایک روزہ توڑ دیا تو اس پر ایک روزہ کے کفارہ میں 60 روزے مسلسل رکھنا ہوگا، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو 60 مسکینوں کو صبح وشام پیٹ بھر کھانا کھلائے۔ اگر خود نہ کھلا سکا یا وصیت کیا تو وارثوں میں کوئی مرنے والے کے یا اپنے مال سے 60 غریبوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں۔

.. اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہے تو ایسا کہنے والا اپنی اس بیوی سے اس وقت تک صحبت نہیں کرسکتا جب تک 60 مسکینوں کو پیٹ بھر کھانا نہ کھلائے۔

.. اگر کسی نے اللہ تعالیٰ یا قرآن مجید کی قسم کھائی تھی پھر اس نے اس قسم کو توڑ دیا تو قسم کا کفارہ ادا کرنا فرض ہے کہ دس مسکینوں کو صبح اور شام پیٹ بھر کے کھانا کھلائے، کھانا کھلانے کی حیثیت اگر نہ ہو تو ایک قسم توڑنے کے بدلے میں تین دن مسلسل روزے رکھے۔

.. کفارے اور فدیہ کی ادائیگی کا ایک طریقہ "اسقاط" ہے مسائل اسقاط جاننے کے لئے حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جآءَ الحق" حصہ اول ملاحظہ ہو۔

انتباہ.. مالداروں کا فرض اور واجب عبادات کو اس نیت سے قصداً چھوڑ دینا کہ فدیہ دلادیں گے سخت ترین گناہ ہے۔

اشرفی آفسٹ پریس: 7386467386-9603512570